فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ
روضۃ الاطفال
لاہور پاکستان

ایک یادگار اجتماع

133 14 دسمبر 2012ء 29 محرم الحرام 1434ھ

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

''کہہ دے اے اللہ! بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہر بھلائی ہے، بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تُو دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تُو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور تُو مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور تُو جسے چاہے کسی حساب کے بغیر رزق دیتا ہے۔''

(آل عمران: 27,26)

(حمنہ بنت ماسٹر عبدالغفور زاہد۔ ٹبی بنڈالہ کھرڑیانوالہ)

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصیبت پہنچنے کی بنا پر ہرگز کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِی مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِی وَتَوَفَّنِی إِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِی

''اے اللہ! میرے لیے جب تک زندگی بہتر ہے مجھ کو زندہ رکھ اور جب وفات (موت) میرے لیے بہتر ہوئی تو مجھے فوت کر دینا۔'' (بخاری)

(ذکیہ کوثر، مدیحہ کنول، خدیجۃ الکبریٰ، اسماء الضحیٰ، خنساء عنبر۔ چھوٹی انا سی فیصل آباد)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　　　جی پیارے بچو!

کیسے ہیں نونہالان وطن؟ امید ہے بخیریت ہوں گے اور سردی میں خوب مزے کر رہے ہوں گے۔ لحاف میں بیٹھ کر خوب مونگ پھلیاں کھائی جا رہی ہوں گی۔ چلیں اگر نہیں بھی کھا رہے تو اب کھائیں لیکن اب آتے ہیں ذرا آپ کی پہلی بات کی طرف۔ آج شکوے کرنے کی باری ہماری ہے۔ کب سے ہمیں خط موصول ہو رہے تھے کہ ہماری تحاریر شائع نہیں کرتے۔ ان گلوں اور شکووں کی بھرمار تھی حالانکہ ہم تحاریر شائع کرتے تھے لیکن اس کے باوجود الزامات کہ روضہ پر بوڑھوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

اب جو ہم نے ان شکایات کو دور کرنے کی ٹھانی اور اعلان کیا کہ قارئین نمبر کا یعنی ایک ایسا شمارہ جسے صرف قارئین کی تحریروں سے تیار کیا جائے گا۔ اب اس شمارے کا ہم نے اعلان تو کر دیا اور بچوں نے تحاریر بھی بہت بھجوائیں لیکن ان تحاریر میں سے زیادہ تر تحاریر ایسی تھیں جو پہلے شائع ہو چکی تھیں۔ لہٰذا وہ تو ناقابل اشاعت ٹھہریں۔ اس کے بعد جن تحریروں کو منتخب کیا گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ یعنی آپ کا قارئین نمبر حاضر ہے۔ اس میں بھی تمام تحاریر آپ قارئین کی ہیں لیکن یہ ہے 16 صفحات کا' اب اس کا ذمہ دار کون ہے یہ تو آپ کو پتہ لگ ہی گیا ہوگا۔ اب ذرا توجہ سے سن لیں' ایک خاص نمبر جو مارچ میں شائع کیا جائے گا اس کے 32 صفحات ہوں گے اور اس میں بھی آپ ہی کی تحاریر ہوں گی۔ لیکن کچھ ہدایات سن لیں۔ ان ہدایات پر عمل نہ ہونے کی صورت میں ردی کی ٹوکری کو آپ جانتے ہیں کہ اس کا ہاضمہ بہت تیز ہے۔

تحریر صفحے کے صرف ایک طرف ہونی چاہیے۔ اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیجیں' ایک صفحے پر صرف ایک چیز لکھ کر بھیجیں۔ کوئی بھی دوسری چیز بھیجنے کے لئے دوسرا صفحہ استعمال کریں۔ ایک ہی صفحے پر دو تحاریر یا کوئی سی دو چیزیں قابل قبول نہ ہوں گی۔

اب ان ہدایات کو ذہن میں رکھیں اور آج کی پہلی بات پر معذرت بھی قبول کریں کیونکہ آج آپ کو تھوڑا ڈانٹا بھی جا رہا ہے۔

اپنا خیال رکھیں اور سردی سے بھی بچ کر رہیں۔

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔　والسلام

دشمن کے خلاف بددعا

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ. (مسلم: 1742)

''اے اللہ! اے کتاب اتارنے والے! جلد حساب لینے والے! ان جماعتوں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں سخت ہلا۔'' (عبدالرحمٰن۔ شیخوپورہ)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بہادر بچی

تیرا باپ کہاں ہے؟

مجھے نہیں پتا۔ بچی نے جواب دیا۔

چٹاخ.....!! کرخت صورت آدمی نے بچی کے گال پر تھپڑ مارا۔ اب بتا تیرا باپ کدھر ہے؟

میں نے کہا تو ہے میں نہیں جانتی۔

آدمی جس کا نام ابوجہل تھا، خون خوار نظروں سے بچی کو گھورتے ہوئے چلا گیا۔ بچی نے دروازہ بند کیا اور اندر آ کر جلدی سے توشہ دان تیار کرنے لگی۔ پھر اس نے اپنے دوپٹے کا پلو پھاڑا اور اس سے توشہ دان کو مضبوطی سے باندھ کر دبے پاؤں دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ وہ آہستہ آہستہ محتاط ہو کر چل رہی تھی۔ اس کا رخ غار کی جانب تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے توشہ دان وہاں بیٹھے دو نورانی صورت افراد کو دیا اور اسی طرح دبے پاؤں واپس آ گئیں۔

پیارے ساتھیو! یہ بہادر بچی حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ؓ تھیں۔ جنہوں نے رات کے اندھیرے میں غار ثور میں پناہ گزین اپنے باپ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ اور رسول اللہ ﷺ کو کھانا دے کر تاریخ کے صفحات پر اپنا نام ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔

مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہو چکا تھا۔ اسی لیے آپ ﷺ ابوبکر صدیق ؓ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف چل پڑے اور غارِ ثور میں قیام کیا۔ اسی وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ ابوبکر صدیق ؓ کے والد ابوقحافہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ان کو جب پتہ چلا کہ ان کا بیٹا ہجرت کر گیا ہے تو وہ ان کے گھر گئے اور وہاں موجود ان کی بیٹیوں اسماء ؓ اور عائشہ ؓ سے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اس نے تمہارے لیے گھر میں کچھ نہیں چھوڑا اور تمہارے لیے مالی پریشانی پیدا کر دی ہے۔

اسماء ؓ نے کہا: دادا جان! ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ ابا جان تو ہمارے لیے بہت سامان و دولت چھوڑ کر گئے ہیں اور ان کو لے کر ایک طاقچے تک لے گئی۔ اس میں چھوٹے چھوٹے پتھروں پر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ اسماء ؓ نے ان کا ہاتھ اس کپڑے پر لگا کر کہا دیکھیں یہ درہم ہمارے لیے ابا جان رکھ گئے۔ ابوقحافہ چونکہ نابینا تھے اس لیے ہاتھ لگایا تو بے ساختہ بولے اس نے تمہارے لیے اتنا مال چھوڑ کر بہت اچھا کیا۔

حضرت عائشہ ؓ جو آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ بنیں، اپنی بہن اسماء ؓ کی اس دانش مندی سے بہت متاثر ہوئیں۔ اس دلیر بیٹی اسماء ؓ کی شادی حضرت زبیر بن عوام ؓ سے ہوئی جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

ہجرت کے بعد جب مسلمان مدینہ آئے تو یہودیوں نے یہ کہا کہ ہم نے مسلمان عورتوں پر جادو کر دیا ہے، اب کسی کے گھر بیٹا پیدا نہیں ہوگا۔ ایسے میں اسماء بنت صدیق ؓ کے گھر میں حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی پیدائش ہوئی۔ آپ ﷺ عبداللہ کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

عبداللہ مسلمانوں کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اس عبداللہ بن زبیر ؓ کے نام پر حضرت عائشہ ؓ نے اپنی کنیت ام عبداللہ رکھی۔ یوں مدینے میں جس گھر میں پہلا بیٹا پیدا ہوا وہ اسماء ؓ کا گھرانہ تھا۔ اسماء ؓ بہت بہادر خاتون تھیں۔ دورِ نبوی ﷺ میں ان کو خاص اہمیت حاصل رہی۔ آپ ؓ نے عبداللہ بن زبیر ؓ کی پرورش اتنے اچھے انداز سے کی کہ وہ کبار صحابہ میں شمار ہونے لگے۔

حضرت اسماء ؓ نے لمبی عمر پائی۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر ؓ ہمیشہ حق کے لئے لڑتے رہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میری شہادت کا وقت قریب ہی ہے تو اپنی اماں اسماء ؓ سے کہنے لگے: دشمن کا غلبہ ہو گیا ہے۔ آخری وقت ہے، مجھے ڈر ہے کہ دشمن میری لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ماں بھی صدیق اکبر ؓ کی بیٹی تھیں کہنے لگیں: ”اگر حق کے لیے لڑ رہا ہے تو کٹنا گوارہ کر لے جھکنا نہیں۔ بکرے کے بچے کو مرنے کے بعد قیمہ بھی کر دیا جائے تو اس کو تکلیف نہیں ہوتی کوئی بات نہیں۔“

عبداللہ ؓ بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ماں کو اطلاع ہوئی تو کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دشمن حیران ہوا کہ ماں کو تو کچھ ہوا ہی نہیں۔ پیغام دیا کہ اسماء ؓ کو اس بازار سے گزارو جہاں اس کا بیٹا بے گور و کفن سولی پر لٹکا ہوا ہے۔ ان کا خیال تھا، انکار کر دیں گی مگر اسماء ؓ جن کی عمر 70 سال تھی۔ اپنی لاٹھی اٹھائی اور اس بازار میں پہنچیں۔ اپنی لاٹھی کو ٹیک کر بیٹے کو محبت سے دیکھنے لگیں۔ آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں۔ لوگوں نے کہا: بڑھیا! کیا دیکھتی ہو؟

اسماء ؓ نے کہا: میں دیکھ رہی ہوں میرا بیٹا زندہ بھی شہسوار تھا، مر گیا ہے، تب بھی تم سے اونچا کھڑا ہے۔

اسلام کی اس بہادر خاتون پر لاکھوں سلام ہو۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

(اخت مزمل ثناء اللہ۔ میاں چنوں)

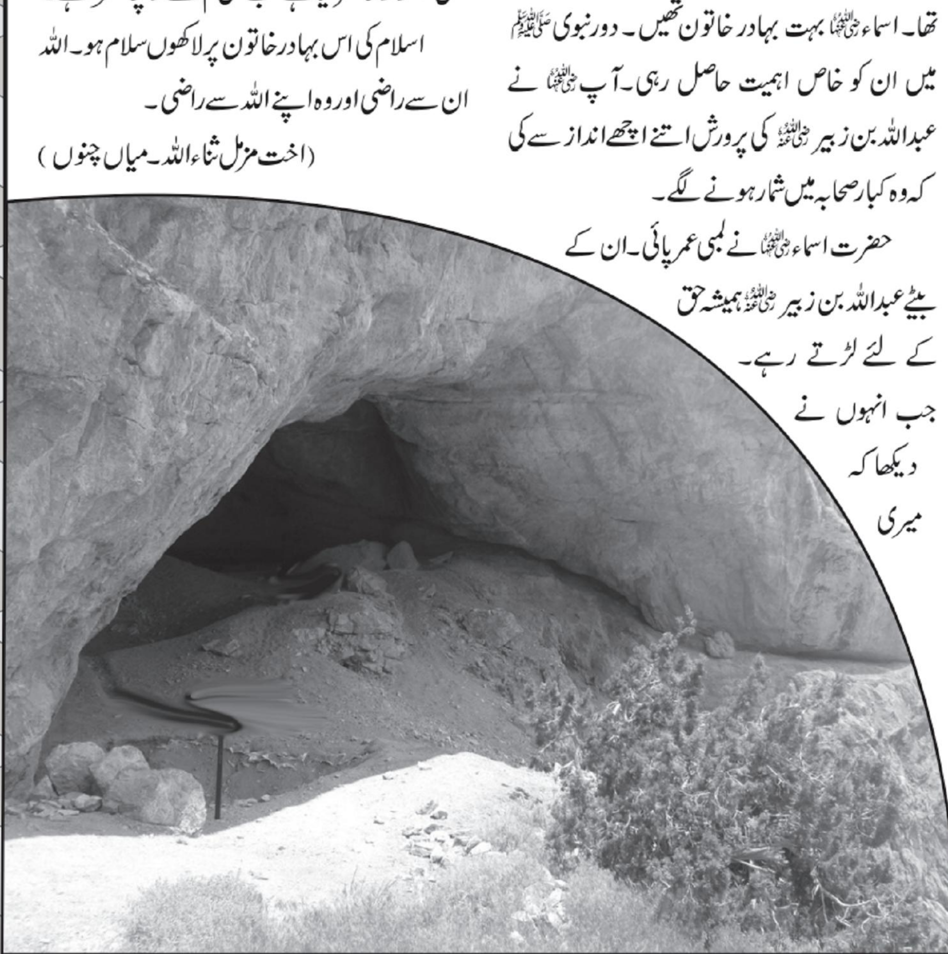

نبی ﷺ کا جاسوس

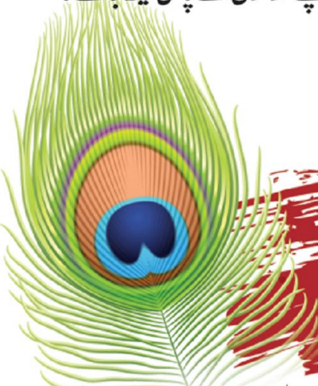

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی احزاب کی مختلف جماعتوں کے درمیان بہادری، ذہانت اور رازداری کی داستان نہایت ہی دلچسپ، خوش کن اور دلفریب ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا حکم پاکر دشمن کے جتھوں اور ان کی صفوں میں جاگھستے تاکہ ان کے واقعات اور حالات سے واقفیت حاصل کرکے ان سے پردہ سرکاسکیں۔ نیز ان مصائب، مشکلات اور دگرگوں حالات سے بھی جن سے کفار کو واسطہ پڑا ہے اور اللہ کی چلائی ہوئی تیز آندھی کہ جس نے ان سے اٹھکیلیاں کیں ہیں، جن سے ان کے خیمے اکھڑ گئے۔ جانور بدک گئے اور برتن الٹ گئے اور ان کا جنگی میدان میں برقرار رہنا دوبھر ہوگیا۔

ان تمام تر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو رات کی تاریکی میں دشمن کی صفوں کی طرف بھیجا۔ اس موقع پر انہوں نے شہسواری، بہادری اور دلاوری کی مشہور و معروف عسکری داستان رقم کی جس کا تذکرہ بڑی کثرت کے ساتھ مستند تاریخی حوالہ جات کی کتابوں میں ملتا ہے۔

اس بہادری کو آشکار کرنے والی داستان کی جھلک پیش کرتے ہیں جس کا تمام تر سہرا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے سر پر ہے کیونکہ یہ حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے اکیلے ہی سرانجام دیا تھا۔

ان نازک ترین یعنی آزمائش کی گھڑیوں میں جبکہ مسلمان مصائب ومشکلات کے کٹھن مراحل سے گزر رہے تھے آنکھیں تارے لگ چکی تھیں کلیجے منہ کو آرہے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو تفصیل سے یوں بیان کرتے ہیں ''غزوۂ خندق کے دوران ایک رات رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ آج کون دشمن کی صورتحال کا پتہ لائے گا؟ شرط یہ کہ وہ وہاں جاکر کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرے۔ بس معلومات لے کر خاموشی سے واپس آجائے اور ان کو پتہ بھی نہ چلنے دے۔ یہ کارنامہ سرانجام دینے والے کے لیے میں اللہ سے التجا کروں گا، یہ شخص جنت میں میرا رفیق ہو۔

اس رات سردی اپنے جوبن پر تھی۔ دشمن بھوک سے نڈھال تھے، میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے یہ فریضہ سرانجام دینے کی پیشکش کردی تو آپ ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا: ''حذیفہ جاؤ چپکے سے دشمن کی صفوں میں گھس جاؤ اور کسی کو پتہ نہ چلے۔ غور سے مشاہدہ کرنا کہ دشمن اس وقت کیا کررہا ہے۔ ان کے عزائم کیا ہیں، وہ کس صورتحال سے دوچار ہیں اور کسی کو اپنے بارے میں بتانا نہیں اس طرح معلومات لے کر تم نے ہمارے پاس آنا ہے۔''

فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم پاکر روانہ ہوا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ تیز آندھی اللہ کے لشکر ان کی درگت بنا رہے ہیں۔

دیگیں الٹ گئیں، برتن اڑ گئے، آگ بجھ گئی، خیمے الٹ گئے۔ اس موقع پر ابوسفیان نے اعلان کیا کہ غور سے اس بات کا جائزہ لے لو کہ تمہارے پاس کون بیٹھا ہوا ہے، یہ اعلان ہوتے ہی میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا بھئی تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میرا نام یہ ہے اور میں فلاں کا بیٹا ہوں۔

امام بیہقی اور ابونعیم نے اپنی اپنی کتاب الدلائل میں لکھا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دایاں ہاتھ اس شخص کے ہاتھ پر رکھا جو میری دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا، اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں معاویہ بن ابوسفیان ہوں۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ اس شخص پر رکھا جو میری بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے پوچھا بھئی تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں عمرو بن عاص ہوں۔

یہ میں نے اس لیے کیا کہ وہ مجھ سے نہ پوچھ لیں اور معاملہ چوپٹ ہوجائے، ان کو میں نے موقع ہی نہ دیا کہ وہ مجھ سے سوال کریں۔

پھر ابوسفیان نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا اے خاندان قریش! بخدا! اب تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہوگئے۔ ہم میں اور بنو قریظہ میں اختلافات پیدا ہوگئے۔ تیز آندھی کو تم دیکھ ہی رہے ہو کہ یہ ہمارا کیا حشر کررہی ہے۔ کوئی ہنڈیا چولہے پر ٹھہر نہیں رہی اور نہ ہی چولہوں میں آگ چل رہی ہے اور نہ کوئی خیمہ برقرار رہا ہے۔ تم یہاں سے رخت سفر باندھ لو۔ میں خود بھی یہاں سے کوچ کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہی وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوگیا اور چل دیا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد نہ ہوچکا ہوتا کہ صبر سے کام لینا اور کوئی کارروائی نہیں کرنی تو ابوسفیان اس رات میری زد میں تھا۔ میں اسے نیزہ مار کر ہلاک کرسکتا تھا۔ میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے قدموں کے پاس بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور چادر کا ایک پلو مجھ پر دے دیا۔ آپ ﷺ نے رکوع کیا، سجدہ کیا، میں اسی حالت میں چادر لیے بیٹھا رہا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

اس طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بڑے ہی باکمال انداز میں اس مہم کو سرانجام دیا۔

ارشاد باری ہے: ''اور اللہ نے کافروں کو ان کے غصے میں واپس کروا دیا انہیں کہیں کامیابیاں نہ مل سکیں اور مومنوں کی طرف اللہ ہی لڑنے کے لیے کافی ہے اور اللہ قوی اور غالب ہے۔'' (الاحزاب:25)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ جہاد اور شہسواری و بہادری کے سفر پر گامزن رہے۔ اس میدان میں ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

(حمیرا عبدالحق۔ چوک اعظم لیہ)

گلدستۂ روضہ

راہ عمل

جھوٹ سے ہر دم جان بچائیں
سچ کی راہ پر قدم بڑھائیں
کوئی کسی کا دوست نہیں
کیا تمہیں یہ ہوش نہیں
استاد جو اچھی بات بتائیں
اسے ذہن میں خوب بٹھائیں
خود سے بہتر جس کو پائیں
اس کو اپنا دوست بنائیں

(اخت ابوہیرہ شہید۔ ملتان)

خلوصِ نیت

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ خوف والی چیز جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں، چھوٹا شرک ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹا شرک کیا ہے؟

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (چھوٹا شرک) ریا یعنی دکھاوا ہے۔'' (مسند احمد 23630)

سیدنا ابوامامہ الباہلی کہتے ہیں ''یقیناً اللہ تعالیٰ صرف وہ عمل قبول کرتے ہیں جو خالص اللہ کے لیے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہو۔

(نسائی:3138)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور اموال نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔'' (مسلم 2564/34)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''بے شک تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور جس نے دنیا کے لیے ہجرت کی تو اسے پالے گا یا کسی عورت کے لیے کی تو نکاح کرلے گا تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔'' (بخاری:54)

(انتخاب: حافظ عبدالمنان۔ جہلم)

بڑے ہاتھ والی

ایک دفعہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ہم میں سے سب سے پہلے کون مرے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا ہاتھ سب سے بڑا ہے۔ انہوں نے ظاہری معنی سمجھے۔ ہاتھ ناپے گئے تو سب سے بڑا ہاتھ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا لیکن جب سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو پتا چلا کہ ہاتھ کی بڑائی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود سخاوت اور فیاضی تھی۔

(وجیہہ، ودانیہ محسن۔ مریدکے)

اہم معلومات

کیا آپ جانتے ہیں کہ مسلمان کی ادبی تاویل حروف ابجد میں کیا ہے؟

☆......مسلمان ''حروف ابجد'' م، س، ل، ا، ن۔

☆......م: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے والا۔

☆......س: سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کرنے والا۔

☆......ل: لا الٰہ الا اللہ صبح شام پڑھنے والا، دل وجان اور دماغ سے تسلیم کرنے والا۔

☆......م: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا۔

☆......ا: اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والا۔

☆......ن: نماز وروزہ کی پابندی کرنے والا۔

(بلال جبار، شکیل اختر۔ طیبہ ماڈل سکول ارزانی پور)

فرضی قصے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین
پندرہ روزہ
روضۃ الاطفال
لاہور پاکستان

روضۃ الاطفال

روضۃ الاطفال سب سے اعلیٰ
اس کا ہر ایک لفظ ہے نرالا
جھوٹ کا اس میں نہیں نشان
سچ کا ہے یہ اک گلستان
باتیں ہیں اس کی سب اچھی
تحریریں ہیں اس کی سب سچی
''روضۃ الاطفال'' ہے لاجواب
سب کے لیے ہے یہ آفتاب
اس کی زندگی میں آیا انقلاب
جس نے پڑھا یہ رسالہ
''روضۃ الاطفال'' سب سے اعلیٰ
اس کی ہر اِک بات ہے نرالی
کچھ بھی نہیں ہے سبق سے خالی
دعا ہے اس کے لیے ''میمونہ'' کی
صدا رہے یہ سب سے بالا
''روضۃ الاطفال'' سب سے اعلیٰ

(میمونہ بنت فاروق الرحمٰن یزدانی۔ میر پور آف شاہ کوٹ)

عزم مجاہد

نکلا ہوں گھر سے ارادہ ہے شہادت پانے کا
گھر کو نہ لوٹ کر آؤں گا نہ ارادہ ہے واپس آنے کا
عزم کر لیا ہے کہ اُڑا دیں گے ہم
کفر کو اس جہاں سے مٹا دیں گے ہم
مغرب نے جو آگ لگائی ہے اب
اسی آگ میں اسی کو جلا دیں گے ہم
یہ خاکے بنانا یہ قرآن کو جلانا
بن گیا ہے شیوہ ان کا یہ ہم کو ستانا
رگوں میں جو خون ہے بہا دیں گے ہم
باطل کی دھجیاں اڑا دیں گے ہم

(عبداللہ سلیم مجاہد۔مرکز عبداللہ بن مبارک نگینہ چوک پاکپتن)

دلچسپ معلومات

1- قرآن پاک میں زندگی کا ذکر 145 بار آیا ہے اور موت کا ذکر بھی 145 بار آیا ہے۔

2- فرشتوں کا ذکر 88 بار آیا ہے اور شیطان کا ذکر بھی 88 بار آیا ہے۔

3- دنیا کا ذکر 115 بار آیا ہے اور آخرت کا ذکر بھی 115 بار آیا ہے۔

4- ابلیس کا ذکر 11 بار آیا ہے اور اس سے پناہ کا ذکر بھی 11 بار آیا ہے۔

5- مصیبت کا ذکر 75 بار آیا ہے اور شکر کا ذکر بھی 75 بار آیا ہے۔

(کامران عاشق۔چونیاں)

انمول موتی

☆......سب سے اچھا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

☆......دل کا اندھا پن بدترین کورنظری ہے۔

☆......رشوت ایمان کے ساتھ ساتھ انسان کو بھی کھا جاتی ہے۔

☆......حسد ایک ایسا زہر ہے جسے پیتے ہم خود ہیں اور توقع دوسروں کے مرنے کی کرتے ہیں۔

☆......انبیاء علیہم السلام کے راستے سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے۔

☆......بہترین معاشرہ وہ ہے جو ہر انسان کو ہر دم خدمت خلق پر آمادہ رکھے۔

☆......درگزر سے کام لینا نیکی اور ذہنی آسودگی ہے۔

☆......سب سے بہتر موت شہید کی ہے۔

(بنت حکیم عبدالستار۔ڈجکوٹ)

سلام کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر اور افضل اسلام کھانا کھلانا ہے اور تم سلام کہو جس کو جانتے ہو اور اس کو بھی جسے نہیں جانتے۔''

اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کو ملے تو اس کو سلام کہے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار حائل ہوجائے تو اس کو عبور کرنے کے بعد پھر وہ ملے تو بھی اسے سلام کہے۔''

جو کوئی آپ ﷺ سے ملتا' آپ ﷺ سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ ہر چھوٹے بڑے کو' گزرنے والا بیٹھے کو' سوار پیادے (پیدل چلنے والے) کو اور کم زیادہ کو سلام کہیں۔ آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کہتے تھے۔ آپ ﷺ بوڑھوں اور اپنی ذی محرم عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کہتے تھے۔

(شبانہ جاوید۔لاہور)

اقوال زریں

☆......ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے، جس کے پیچھے دکھ ہو۔

☆......اگر تم بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔

☆......آپس میں طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔

☆......جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

☆......شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔

☆......اللہ کا خوف ہی سب سے بڑی دانائی ہے۔

☆......حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا' کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

☆......جس بات سے دوسروں کو روکتے ہو وہ خود بھی نہ کرو۔

(راحیلہ' زہرہ' مہوش۔طیبہ ماڈل سکول مستووال)

کس کو کیا اعزاز ملا؟

نبوت کی زبان سے

1- بلاشبہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جان و مال کے اعتبار سے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر کوئی احسان ہو۔

2- اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا۔ وہ فاروق ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔

3- کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ الٰہی میں عثمان رضی اللہ عنہ پہ راضی' تو بھی اس سے راضی ہوجا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کو آج کے بعد کوئی عمل بھی نقصان نہیں دے گا۔

4- کل میں لشکر اسلام کا جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

(عبدالصبور صابر۔ڈجکوٹ)

نیند ہو تو ایسی

پیارے بچو! آپ نے کبھی ایسے شخص کو دیکھا ہے جو ایسی حرکتیں کر رہا ہو جس سے اس کے آس پاس والے لوگ خوب ہنس رہے ہوں مگر اسے خود پتہ نہ ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے...... یقیناً آپ کے ذہن میں پاگل شخص آ رہا ہوگا۔ جو عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں...... جی نہیں......! تو پھر وہ کون ہے؟ یہ وہ بچے ہیں جو گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں اور ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں کہ ان کے آس پاس بیٹھے بہن بھائی خوب ہنستے ہیں اور پھر صبح اٹھ کر انہیں خوب چھیڑتے ہیں۔

تو آیئے آج آپ کچھ دلچسپ واقعات اور ان کی وجوہات پڑھیں۔

کا بہت شوق ہے۔ ایک دن تو اس نے حد کر دی۔ جب اگلے دن اس کا فائنل میچ تھا رات کو یہ پریکٹس کر کے سویا...... سوتے ہوئے اس نے سب سے چھوٹے بھائی کے ہاتھ کو بلا سمجھ کر پکڑ لیا اور جب زوردار ''چھکا'' لگانے کے لیے اسے اوپر اچھالا اور ٹھاہ کر کے چارپائی کی لکڑی سے مار کر آؤٹ کر دیا۔ جس سے چھوٹا بھائی

کمرے میں گونجتی ہے تو باقی لوگ بھی فوری اٹھ جاتے ہیں...... اور یہ بے چارا سپائیڈرمین شرم کے مارے چارپائی کے نیچے سے ہی نہیں نکلتا...... سارے ہنس رہے ہوتے ہیں۔

☆............☆............☆

اسد اللہ بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے بارے میں ایک بات بتاتے ہیں کہ ایک رات ہم مونگ پھلی کھا رہے تھے تو چھوٹا بھائی اچانک اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: ''بکری پہنچ گئی ہے''

ہم ایک دم حیران ہو گئے اور پوچھا کون سی بکری؟ تو اس نے جواب دیا کہ باہر بکری آئی ہے۔ گاڑی کھول کر اسے بٹھائیں...... میرا دوسرا بھائی شرارتی تھا' وہ جان بوجھ کر اس سے پوچھنے لگ گیا کہ اچھا بتاؤ ہم اسے کہاں بٹھائیں...... تو اس نے کہا کہ ڈرائنگ روم میں...... یہ سننا تھا کہ سب گھر والے ہنسنے لگ گئے...... اس نے جب یہ دیکھا تو فوراً رضائی لے کر لیٹ گیا...... بعد میں بڑی باجی نے بتایا کہ یہ آج اسی طرح کے کارٹون دیکھ کر سویا تھا......!!

☆............☆............☆

سعد رات 10 بجے امی کے پاس روتا ہوا آیا۔ امی جان طیب نے مجھے زور سے سوتے ہوئے کک (Kick) ماری ہے۔ ردا بھی خوب ہنستی ہوئی آئی...... ہاں امی جان! طیب نے سوتے ہوئے عجیب عجیب ایکشن کیے اور زور سے بولا اس نے مجھے مارا' میں بھی نہیں چھوڑوں گا اور زوردار کک سعد کو رسید کر دی۔ امی جان طیب کے کمرے میں گئیں تو وہ رضائی میں منہ کیے لیٹا رہا۔

امی جان نے کہا! اچھا تو سچ سچ بتاؤ صبح کس سے لڑائی ہوئی تھی۔

وہ...... وہ...... ویسے ہی خواب آیا تھا......

جب امی نے زور دیا تو اسے بتانا پڑا کہ کلاس فیلو سے لڑائی ہوئی تھی......

مگر اس کا غصہ مجھ پہ ہی نکالنا تھا...... وہ بھی سوتے ہوئے...... سعد چیختے ہوئے بولا...... یہ سامنے تکیہ پڑا ہوا ہے' اس پہ ٹانگیں مارو۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں سوؤں گا۔

☆............☆............☆

بلال نے بتایا کہ اس کے چھوٹے بھائی عمار کو کرکٹ

امی امی کہتا ہوا فوری اٹھ گیا...... دونوں لڑنے لگ گئے جس سے باقی گھر والوں کی بھی آنکھ کھل گئی...... پھر ہم نے عمار کو الگ بستر پر سلایا۔

☆............☆............☆

امتحانات کے قریب اکثر بچے رات کو 2+2 پانچ کہتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کوئی فارمولہ یاد کر رہا ہوگا اور کوئی اپنی چادر کو کتاب سمجھ کر اس کے صفحے پلٹنے کی کوشش کر رہا ہوگا جس کے نتیجے میں ساتھ سونے والے پر سے چادر اتر جائے گی۔ پھر وہ اس سے کھینچے گا...... اور یہ اس سے...... اور پھر دونوں اٹھ کر بیٹھ جائیں گے...... اور آہستہ آہستہ باقی گھر والے بھی اٹھ جائیں گے......

☆............☆............☆

سپائیڈرمین اور اس طرح کے دیگر کارٹون دیکھ کر سونے والے بچے تو کمال ہی کر دیتے ہیں۔ جب وہ رات کو خواب میں سپائیڈرمین بن جاتے ہیں اور 100 ویں منزل سے زوردار چھلانگ لگاتے ہیں...... فضا میں انہیں بڑا مزہ آتا ہے لیکن جب وہ زمین پہ آتے ہیں تو حقیقت میں چارپائی سے زمین پہ گرے ہوتے ہیں۔ سردیوں کی خاموش راتوں میں جب موٹی سی چیز گرنے کی آواز

تو بچو! ہوشیار ہو جائیں...... بہت ساری ایسی باتیں جو آپ اپنے گھر والوں سے چھپاتے ہیں' وہ سوئے ہوئے آپ آرام سے بتا دیتے ہیں۔ جو بچہ رات کو یہ کہے گا ''استاد جی! اب میں سبق یاد کر کے آؤں گا مجھے نہ ماریں'' تو گھر والوں کو ضرور پتہ چلے گا کہ صبح اس نے مار کھائی ہے۔

آپ کے سامنے اب ایک ایسا واقعہ رکھتے ہیں جس کے لیے ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں بھی ایسا ہی بنا دے۔

ابو تمیم حافظ عدیل شہیدؒ جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی

سے M.Sc کیمسٹری کی۔ وہ بہت عرصہ مجاہدین کے استاد رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں خوبصورت آواز سے نوازا تھا اور وہ بہت خوبصورت آواز میں تلاوت کیا کرتے۔ ان کا صبح شام صرف یہی معمول تھا۔ جب بھی موقع ملتا وہ تلاوت کرتے۔ ایک دن ان کے امیر ملے۔ انہوں نے بتایا۔ رات کا وقت تھا کہ اساتذہ دفتر میں سو رہے تھے۔ میں تہجد کے لیے اٹھا تو مجھے کمرے میں تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ سب سو رہے ہیں کوئی بیٹھا بھی نہیں ہے۔ تو یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ جب میں آواز کے قریب گیا تو دیکھا ابو تمیم بھائی سوتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میں نے غور کیا تو وہ 27واں پارہ تلاوت کر رہے تھے۔ میں نے چیک کرنے کے لیے انہیں ہلکا سا جھنجھوڑا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے...... جس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ واقعی سو رہے تھے......!!

پیارے بچو! کتنے خوش نصیب ہیں، ایسے لوگ جن کی زبانیں نیند میں بھی اللہ کا ذکر کر رہی ہوتی ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ ان کا سونا جاگنا ہر وقت اجر میں لکھا جاتا ہے۔

تو کیا آپ بھی ایسا بننا چاہتے ہیں؟ تو آیئے آپ کو پانچ کام بہت آسان سے بتا دیتے ہیں جو رات سوتے وقت آپ نے کرنے ہیں۔

سب سے پہلی بات کہ رات کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھانا اور کھاتے ہی نہیں سونا۔ اس سے بھی عجیب وغریب خواب آتے ہیں اور نظامِ انہضام خراب ہو جاتا ہے۔

دوسری بات رات کو جلدی سونا چاہیے......

تیسری بات نماز پڑھ کر سونا چاہیے اور کتنا ہی اچھا ہو اگر آپ سوتے وقت صرف ایک صفحہ قرآن پاک کا تلاوت کر لیں۔

چوتھی بات سونے کے اذکار یعنی آخری تینوں قل تین دفعہ اور آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں ...... کبھی ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے اور آپ کمرے میں اکیلے بھی سو سکیں گے۔

پانچویں بات کبھی بھی فلم، ڈرامہ وغیرہ نہ دیکھیں کیونکہ یہ چیزیں تو ویسے بھی حرام ہیں۔ اگر ہم فلم دیکھتے ہوئے سو جاتے ہیں اور اللہ نہ کرے ہمیں اس حالت میں موت آ جائے تو ہم اپنے پروردگار کے سامنے کس منہ سے جائیں گے کہ جب اللہ پوچھے گا تم آخری وقت کیا کر رہے تھے۔ آپ نے کتنے ایسے واقعات سنے ہوں گے کہ کوئی آدمی یا عورت رات کو بالکل ٹھیک سوئے مگر صبح ان کی آنکھ ہی نہ کھلی۔

تو پیارے بچو! عہد کریں کہ آج کے بعد اگر ہم رات کو سوئیں گے تو نبی ﷺ کے مسنون طریقے پر عمل کرتے ہوئے سوئیں گے۔ تاکہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں بہتر ہو جائیں۔

(عکاشہ)

الحمد یہ روضہ سوسائٹی لاہور

بچوں کے لیے رسول رحمت حضرت محمد ﷺ کی توہین آمیز فلم کی خبر سننے کے بعد اور پھر مظلوم بے گناہ اور بے یارومددگار فلسطینی بچوں ظالم وجابر اسرائیلی افواج کی کھلی جارحیت کے منظر دیکھ کر بڑوں کی طرح بچے بھی اپنے کردار کے اظہار کے لیے کئی ہفتوں سے بے تاب نظر آرہے تھے۔ تاریخ اسلامی اس بات پر شاہد ہے کہ بچوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما) نے اللہ، رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کو واصل جہنم کرتے ہوئے اپنے عملی کردار کا اظہار بھی کیا ہے۔

دوسرا یہ کہ مسلمان بچے اس کرہ ارض کے کسی خطہ سے تعلق رکھتے ہوں، دین اسلام انہیں ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط اسلامی رشتے سے مربوط رکھتا ہے اور یہی تقاضۂ اسلامی بھی ہے۔

اسی کے پیش نظر بالآخر بچوں کا ایک شاندار پروگرام بروز اتوار بعد از نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہ کبریا ٹاؤن میں منعقد کیا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام الٰہی سے کیا گیا۔ حفصہ رحمت اللہ نے قرآن پاک کا کچھ حصہ تلاوت کیا۔ اس کے بعد حمد باری تعالیٰ کے لیے علی افضل تشریف لائے۔ انہوں نے انتہائی خوبصورت آواز میں حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ حمد باری تعالیٰ کے چند اشعار یہ ہیں۔

ہر ایک شے میں جھلک وہ اپنی ربوبیت کی دکھلا رہا ہے
نظام اس کائنات کا جو بحسن خوبی چلا رہا ہے
کتاب تو اس کی پڑھ کر دیکھو
ہے اس کو بندوں سے پیار کتنا
مثال دے دے کر خیرو شر کی
وہ اپنی جانب بلا رہا ہے

حمد باری تعالیٰ کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ یٰسین بھائی نے پڑھی۔ ان کی نعت کے چند اشعار یہ ہیں۔

احمد مرسل فخر دو عالم ﷺ
ماہِ نبوت مرسل خاتم ﷺ
راہ میں جس کے کانٹے بچھائے
گالیاں دیں پتھر برسائے
چھڑی ان کی پیار کی شبنم ﷺ

رسول اکرم ﷺ نے دعوت وجہاد کا جو کام کیا اسی کی نسبت دوسرے بچوں کو اسی کی طرف دعوت دینے کے لیے عائشہ خالد نے یہ نظم پڑھی۔

دعوت دین کو لے کر اٹھو دوستو
غلبہ دین کی جانب بڑھو دوستو

اس کے بعد بچوں کے سامنے معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کا رسول اکرم ﷺ کی عزت وتکریم کے حوالے سے جو کردار تھا، کمپیوٹر کے ذریعے تفصیلاً رکھا گیا۔ واقعہ سنانے کے بعد بچوں سے اس واقعہ کے نتائج اخذ کروائے گئے۔ بچوں نے جو چند نتائج اخذ کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان کرنے کے حوالے سے کوئی عمر کی قید نہیں۔ (اقصیٰ مختار)

دشمن پر حملہ کے دوران ہمیں ان کا کوئی خوف دل ودماغ میں نہیں بٹھانا چاہیے بلکہ اللہ سے ڈرنا چاہیے۔
(سعدیہ اشرف)

ہمیں شاتم رسول سے ضرور بدلہ لینا چاہیے۔
(مدثر)

اس کے بعد علی افضل نے جہادی ترانہ پیش کیا۔

رہے گا تم پہ جمود کب تک یہ
غیر واضح سقوط کب تک
اٹھو کہ اقصیٰ سے آنے والی
ہوائیں تم کو پکارتی ہیں

اس کے بعد تقریری مقابلہ کا آغاز ہوا۔

عثمان نے مسجد کے احترام، افضال نے فضائل قرآن مجید، مدثر نے منافقت، عائشہ خالد نے صفائی، اقصیٰ نے اسوہ رسول ﷺ، شمائلہ نے یتیم بچہ اور سعدیہ نے منافق کی نشانیوں پر گفتگو کی۔

آخر میں عتیقہ اور لائبہ نے الوداعی نظم پیش کی۔

اس کے بعد بچوں کو پوری ماہانہ کارکردگی کی بنیاد پر جس میں بچوں کی نماز، حفظ، ترجمہ

قرآن، دعائیں، اخلاق و کردار اور بچوں کی لکھی گئی اسلامی ڈائری اور پروگرام رپورٹ کے مطابق انعامات دینے کا وعدہ کیا گیا۔

پروگرام کی رپورٹ میں بچوں سے تربیتی حوالے سے چند عہد بھی لیے گئے۔ آخر میں ریفریشمنٹ کرانے کے بعد بچوں کو گھروں کی طرف پختہ عزائم کے ساتھ روانہ کیا گیا۔

(محمد، رائیونڈ روڈ لاہور)

☆☆☆☆☆

گلہ بانی سے حکمرانی تک کے انعام یافتگان

بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے درست جوابات بھجوائے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے قارئین مطالعہ بھی کرتے ہیں اور یہ اچھی بات ہے۔ بہرحال قرعہ اندازی کے بعد انعام حاصل کرنے والے خوش نصیب مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ 1- محمد عرباض، وزیر آباد
☆ 2- ابراہیم ذکی، مبارکپور
☆ 3- عمر، کشمور سندھ

آپی جان! آپ کو میرے اصول کا پتہ ہے۔ جو کچھ میری قسمت میں ہے، مجھے مل جائے گا لیکن میں نے کبھی امی جان کو مطالبے اور فرمائش کر کے پریشان نہیں کرنا۔ اپنے اس اصول پر اس نے اس بقرہ عید تک عمل کر کے دکھایا۔

عید کے تین دن سب بہن بھائی امی جان سے کئی کئی دفعہ عیدی لے چکے تھے۔ ابوبکر تینوں دن امی جان کے گرد مسکراتا، جہادی ترانے گنگناتا چلتا پھرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی عیدی کا مطالبہ نہیں کیا کہ میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ باقی بھائیوں کی طرح کھانے پینے، غبارے لینے، جھولے وغیرہ جھولنے کو۔ مجھے بھی عیدی دو اور نہ ہی امی جان کے دل میں یہ بات آسکی کہ ابوبکر محروم رہ رہا ہے۔

یوں عید کے تینوں دن سب لوگوں نے کھاتے پیتے گزار دیئے لیکن ابوبکر محروم رہا۔ مگر اپنے اصول پر پکا رہا کہ میں نے کبھی مطالبہ نہیں کرنا، جو مجھے مل گیا میں اس پر خوش وشاکر ہوں۔ اب جب ابو جان کو یہ بات یاد آتی ہے تو وہ رو پڑتے ہیں کہ ابوبکر بیٹے تم ایک بار کہتے میں ہزار بار عید دیتا، تم کیوں خاموش رہ کر مجھے غفلت کا مجرم اور ضمیر کا قیدی بنا گئے۔

میں جب روزانہ مطالعہ کے لیے بیٹھتی تو کہتا: آپی تم چھوٹی چھوٹی قینچیوں اور چھریوں سے مینڈک کا آپریشن کرتی ہو بڑی ہو کر تم بڑی بڑی مشینوں سے آپریشن کرو گی، ڈاکٹر بنو گی تو ہم تمہارے پاس دوائی لینے آیا کریں گے۔ زیادہ زیادہ پڑھا کرو۔ پھر وہ فوجی و مجاہد بن کر پہرے پر کھڑا ہو جاتا اور اعلان کرتا کہ خبردار! کوئی شور نہ مچائے، نہ ادھر آئے بلکہ جس نے کھیلنا اور شور کرنا ہے، وہ چھت پر چلا جائے کیونکہ ادھر آپی جان پڑھ رہی ہیں۔ پھر وہ کسی کو میرے پاس پھٹکنے بھی نہ دیتا اور انتھک پہرے دار بن کر مجھے مطالعہ کرواتا...... لیکن اب مجھ سے مطالعہ نہیں ہوتا...... کیونکہ عادت جو پڑ چکی ہے پہرے میں سٹڈی کی...... بلکہ اب مطالعے کی جگہ آنسو لے لیتے ہیں...... یا اس کی وہ آوازیں کہ...... او بچو پیچھے ہٹو، او پرے جاؤ، شور نہ کرو...... آپی جان مطالعہ کر رہی ہیں...... اور دل چیخ اٹھتا ہے...... پیارے بھیا! ابوبکر تم کہاں ہو...... آجاؤ۔ بہاریں ہم سے روٹھ چکی ہیں...... تمہاری یادوں نے ہر پل بسیرا کر رکھا ہے۔ مگر تم نظر نہیں آتے......!!

میرے بھائی کو مجاہد بننے اور شہادت کا رتبہ پانے کا بہت شوق تھا۔ جب پوچھیں کیا بنو گے؟ تو جھٹ جواب دیتا ''مجاہد'' اپنے منہ سے گولیاں چلنے اور گن کے فائر کرنے کی آوازیں نکال کر کہتا: ''امی جان! میں ایسے کافروں کو ماروں گا...... ان کی بوٹیاں کروں گا...... اور

قسط نمبر 2

ابوبکر! تم کہاں ہو؟

(ماریہ نقاش۔ لاہور)

خود بھی شہید ہو جاؤں گا۔ اللہ مجھ سے خوش ہو جائے گا ناں...... میں پھر جنتوں میں چلا جاؤں گا ناں۔ وہ اکثر یہ ترانہ پڑھتا:

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
جب شہادت ملے مجھ کو کشمیر میں تو اور کیا چاہیے

ایک دفعہ سکول سے واپسی پر دو لڑکے میرے بھائی عمر اور عثمان کو مار رہے تھے، اس نے ان کو للکارا، انہوں نے عمر و عثمان کو چھوڑ کر اسے مارنا شروع کر دیا۔ عمر، عثمان بھاگ کر گھر پہنچے اور امی جان کو بتایا۔ انہوں نے کسی کو فوراً بھیج کر چھڑوایا۔ جب ابوبکر گھر پہنچا تو امی جان نے کہا: جب تمہارے بھائی بھاگ کر آ گئے تھے تو تم بھی آجاتے، فضول میں مار کھاتے رہے تو ابوبکر چہک کر بڑے رعب سے بولا: ''میں مجاہد ہوں، مجاہد دلیر اور بہادر ہوتا ہے، بزدل نہیں ہوتا جو میدان چھوڑ کر بھاگ آئے۔''

سوچتی ہوں، ابوبکر تو کتنا عظیم تھا کہ اتنی چھوٹی عمر میں اتنی بلند سوچیں، مجھے کیا علم تھا تو عنقریب جنت کا مہمان بننے والا ہے۔ ورنہ تیرے دل میں چھپی جہادی چنگاریوں کو مزید کریدتی اور جانتی۔

کچھ عرصہ ہوا امی جان سے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہنے لگا: ''امی جان! دیکھنا کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے...... یا پھر مجھے موت نہ آجائے...... اس سے پہلے پہلے مجھے جہاد پر بھیج دیں (کیا فائدہ اگر میں جہاد پر جائے بغیر ہی مر گیا)۔''

میرے بھیا! تیری عظمت کو سلام...... تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی یہ درس دے گیا کہ زندگی گزارنی ہے تو ہر حال میں ابو جان، امی جان کی بات مان کر...... اور مجاہد بن کر جہاد کر کے گزارنی ہے۔

میرے ابو جان طاہر نقاش نے بھائی کا نام ''مفتی'' رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کی ہر بات کا نتیجہ فیصلہ ان الفاظ پر ہوتا تھا، تو پھر جنت ملے گی...... جہنم میں پھینکا جائے گا...... اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے...... اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے...... یہ کافروں کا کام ہے۔ جہنم کی آگ جلا دیتی ہے۔ بچو! نہیں یقین تو چولہے پر انگلی لگا کر دیکھو، پتہ چل جائے گا۔

ہاں! وہ دسمبر کی ٹھٹھرتی سردیوں میں ٹینکی سے ڈائریکٹ ٹوٹی کھولتا اور یخ پانی سے وضو کرتا جاتا اور یہ کہتا جاتا تھا...... ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے...... ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے...... کبھی دوسرے بھائیوں کی طرح گرم پانی کا مطالبہ نہ کیا کرتا تھا۔

میں تو آپ کو بھائی کے آپریشن کا واقعہ سنا رہی تھی...... لیکن اس کی یادوں کے ورق پلٹنے میں مصروف ہو گئی۔ بھائی کی دلنواز یادیں تو قطار در قطار کھڑی ہیں، ختم نہ ہوں گی۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆......☆......☆......☆

صابن کی کشتی

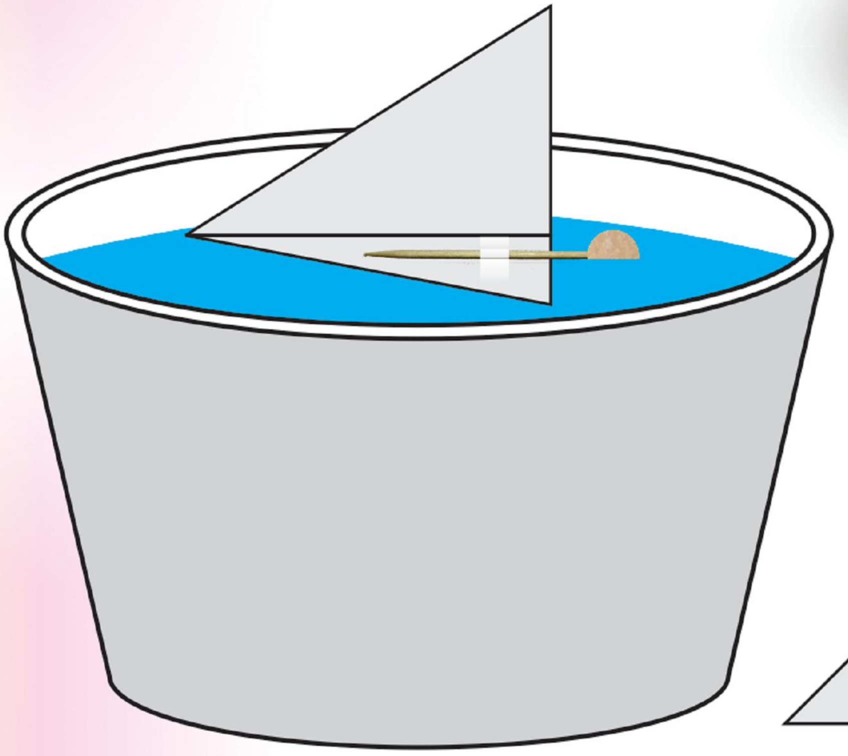

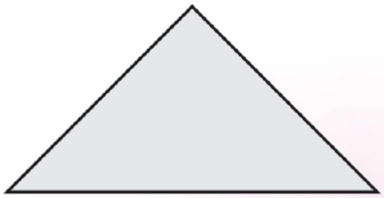

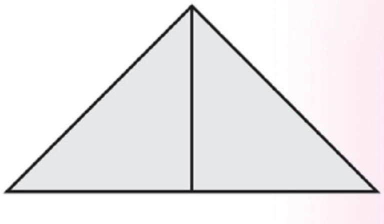

ارے پریشان نہ ہوں۔اس تجربے کے لیے بنائی جانے والی کشتی ہےتو کاغذ کی مگر چلے گی صابن کی مدد سے اوراس کے لیے آپ کو چاہیے یہ چیزیں۔

موٹا کاغذ......صابن......واٹر پروف ٹیپ......دانتوں میں خلال کرنے والی تیلیاں (ٹوتھ پک)

موٹے کاغذ کو تکون کی شکل میں کاٹ لیجیے۔اب کاغذ کے اس تکونے ٹکڑے کو بالکل درمیان سے موڑ کر نشان (کریز) بنادیجیے۔مگر تکون مکمل طور پر نہ موڑیئے' اب واٹر پروف ٹیپ سے موٹی تیلی' تکون پر اس طرح چپکایئے کہ اس کا آدھا حصہ چپک جائے اور آدھا حصہ کشتی سے باہر نکلا رہے۔اب صابن کا ایک چھوٹا ٹکڑا لے کر اس کا گولا سا بنا لیجیے اور تیلی کے باہر نکلے ہوئے سرے پر چپکا دیجیے۔

اب اس کشتی کو کسی پانی بھرے برتن یا بالٹی میں احتیاط سے چھوڑ دیجیے۔غور کیجیے کہ کشتی آگے بڑھنے لگی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ پانی میں سطحی تناؤ ہوتا ہے۔صابن اس سطحی تناؤ کو کم کرتا ہے۔ جہاں جہاں صابن گھلتا ہے وہاں وہاں پانی پتلا ہوتا جاتا ہے۔یعنی سطحی تناؤ پیدا کرنے والے سالمات ڈھیلے پڑتے جاتے ہیں۔قانون حرکت کہتا ہے کہ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے مگر مخالف سمت میں۔جیسے جیسے صابن کے سالمات گھل کر پانی میں جاتے ہیں' اسی رفتار سے یہ کشتی آگے بڑھتی جاتی ہے۔

حبیب الرحمٰن۔ قائد آباد

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں روضۃ الاطفال کی پرانی قاریہ ہو۔لیکن کچھ لکھنے کی جسارت اب کر رہی ہوں۔ وہ بھی اس امید کے ساتھ کہ میرا خط روضۃ الاطفال میں ان شاء اللہ ضرور شائع ہوگا۔ ماشاء اللہ رسالہ سارا ہی زبردست ہوتا ہے کیونکہ یہ جھوٹے قصے' کہانیوں سے پاک ہوتا ہے۔

اس دفعہ جب شمارہ نمبر 131 پڑھا تو اس میں ایک غلطی نظر آئی اور وہ یہ ہے کہ گلدستہ روضہ میں جو عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لکھے ہوئے ہیں' ان میں دسواں نام ایک جگہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ایک جگہ سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔ براہِ مہربانی ان صحابی کا درست نام بتا دیں اور میرے خط کو رسالے میں جگہ بھی دے دیں۔ (اصل نام سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہے۔ تصحیح کے لیے شکریہ۔ جزاک اللہ خیراً) والسلام

(عمارہ الفت بنت عبدالشکور۔ جھنگ شہر)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہے' امید ہے اللہ کے فضل وکرم سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے اور کرسی پر بیٹھ کر خطوں کی کانٹ چھانٹ کر رہے ہوں گے۔ اس بار میں ''بے کار ہے وہ'' لکھ کر بھیج رہی ہوں۔ اگر نہ شائع کی تو میں جماعۃ الدعوۃ کے ساتھ مل کر آپ کی دشمنوں کی طرح مخالفت کروں گی۔

اب چلئے روضہ کی طرف آتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے اور ہر زاویے کے مطابق اپنا وقار برقرار رکھے ہوئے ہے۔ بس روضۃ الاطفال میں ایک کمی ہے کہ وہ ہر بار اپنی اچھی کہانیوں اور اپنے باغ میں جگہ نہیں دیتے۔ اگر آپ مجھے ہر بار روضۃ الاطفال میں تھوڑی سی جگہ دیں تو ان شاء اللہ یہ کمی جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ (یہ صرف آپ کے خیال میں کمی ہے ورنہ......!) باقی روضۃ الاطفال کی تمام کہانیاں نہایت ہی عمدہ تھی اور گلہ بانی سے حکمرانی تک کہانی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ روضۃ الاطفال کو دن دگنی اور رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(حرا آصف علی۔ساہیوال)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کے بعد عرض ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں روضۃ الاطفال کا بہت پرانا قاری ہوں لیکن لکھاری بننے کی ہمت اب ہوئی ہے۔ میں اپنے پیارے شہید چچا جان کے بارے میں لکھنا چاہتا ہوں' کیا میں لکھ سکتا ہوں (جی ضرور لکھیں۔ یہ رسالہ ہی آپ کا ہے)۔ مہربانی کر کے ردی کی ٹوکری سے میرے خط اور تحریر کو بچائیں' ورنہ ٹوکری چوری کر لی جائے گی (لگتا ہے ردی کی ٹوکری کے لیے کوئی پہرے دار رکھنا پڑے گا بہت دھمکیاں مل رہی ہیں بے چاری کو) جواب ضرور دیں۔ شکریہ

(عبداللہ سلیم مجاہد۔ مرکز عبداللہ بن مبارک پاکپتن)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھائی جان!

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے آسان کام تنقید کرنا ہے اور جب کبھی موقع مل جاتا ہے تو خوب تنقید کرتے ہیں لیکن جب بات کسی چیز کی تعریف پر آتی ہے تو ہم اکثر اختصار سے کام لیتے ہیں۔ جس طرح گلاب کی خوبصورتی اور مہک ہر ایک کے دل میں گھر کر لیتی ہے۔ بالکل اسی طرح روضۃ الاطفال کو بھی جب ایک بار کوئی پڑھ لے یہ اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بنا لیتی ہے۔

آپ کے دل میں ہوگا کہ یہ باتونی فلاسفی کہاں سے ٹپک پڑا لیکن کیا ہے کہ کبھی کبھی حالات انسان کو وقت سے پہلے بہت بڑا بنا لیتی ہے۔ کہنے کو بہت کچھ ہے لیکن بات یہی پر ختم کرتے ہیں۔ اپنے بارے میں صرف اتنا کہیں گے کہ روضۃ الاطفال کے قاری ہیں لیکن اب لکھاری بھی بننا چاہتے ہیں۔

(مسلم گل۔ پشاور)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہے ایڈیٹر صاحب!

شمارہ نمبر 131 پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا کیونکہ اس میں میری تحریر تھی۔ (اگر نہ ہوتی تو......؟)

''گلہ بانی سے حکمرانی تک'' بہت اچھی تحریر تھی۔ قارئین نمبر کی خوشخبری سن کر بہت خوشی ہوئی۔ عشرہ مبشرہ صحابہ بہت اچھی تحریر تھی۔ خط شائع کرنے کا بہت شکریہ۔ لگتا ہے کہ آپ دھمکیاں سن کر تحاریر شائع کرتے ہیں تو پھر ہر تحریر کے ساتھ دھمکیاں دینی چاہئیں۔ یہ بات اچھی نہیں کہ دھمکیاں سن کر تحریر شائع کرنا۔ دھمکیوں سے پہلے ہی تحاریر شائع کر دیا کریں۔

(حافظ صہیب عاصم بن عبدالسمیع عاصم۔ گوجرانوالہ)

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ ایڈیٹر بھائی اور تمام قارئین من فضل اللہ......مع الخیر ہوں گے اور ہر کوئی اپنا کام ذمہ داری سے کر رہا ہوگا بلکہ کچھ لوگ تو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں گے (بھئی امتحان بھی تو ضروری ہیں) ان سے ہی تو پتہ چلتا ہے کہ سارا سال پڑھا یا صرف کتاب گود میں رکھ کر نیند پوری کی۔ جو بھی ہو مجھے تو شمارہ نمبر 131 پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ پہلے فرمان الٰہی اور پھر حدیث رسولؐ کے بعد بھیا جی کی پہلی بات کی طرف بڑھے اور یہ جان کر کہ کفار ہم پر کس کس طرح سے غلبہ پا رہے ہیں' بے حد غصہ آیا مگر......خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی......!''گلہ بانی سے حکمرانی تک'' بہت عمدہ تحریر تھی۔ اس کے علاوہ ''اسلام کی خاطر' عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم' صبر وہمت کے پیکر'' سبھی ماشاء اللہ بہترین تحریریں تھیں۔ اللہ پاک روضۃ الاطفال کو کامیابیوں اور ترقیوں کی راہوں پر گامزن کرے...... اسے ہمیشہ یونہی مسکراتا......ہمیں کچھ سکھاتا...... اور اسلام سے روشناس کرتا رہے۔ آخر میں کہوں گی کہ میرے اس خط کو ردی کی ٹوکری سے محفوظ رکھئے گا جو سب کھ بغیر ڈکارے ہضم کر جاتی ہے (ہاضمے کی دوا دیں اس بیچاری کو)۔ والسلام

(شکیلہ عبدالمجید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھول جو مرجھا گیا

حمزہ! حمزہ! اٹھو بیٹا سکول کا ٹائم ہو رہا ہے۔ حمزہ کی امی نے اسے جگاتے ہوئے کہا۔ حمزہ جھٹ بستر سے اٹھ بیٹھا۔ نماز پڑھی' ناشتہ کیا اور بغل میں بستہ ڈالے گھر سے باہر نکل آیا۔ میں اور بابا بھی سکول جانے کے لیے گھر سے باہر نکلے تو سڑک پر حمزہ کو کسی سواری کا انتظار کرتے پایا۔ میں نے اسے اشارے سے کہا کہ حمزہ آ جاؤ ہمارے ساتھ چلو۔ حمزہ نے کہا کہ نہیں باجی آپ لوگ جائیں میں آ جاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆

کیا بات ہے شاکرہ! ابھی تک کوئی لینے نہیں آیا؟ چھٹی کے بعد مجھ سے عائشہ نے پوچھا۔ پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔ چھٹی ہوئے۔ ابھی تک کوئی لینے نہیں آیا۔ تم ایسا کرو' اپنے بابا کے سکول چلی جاؤ۔ کیا پتہ تمہارے بابا وہاں ہی ہوں۔ عائشہ نے فکرمند لہجے میں مجھ سے کہا۔ میں نے ایک لمحہ کے لیے سوچا اور ہائی سکول کی طرف چل پڑی۔

☆......☆......☆......☆

السلام علیکم! انکل جی! آپ نے یہاں میرے بابا کو تو نہیں دیکھا۔ میں نے لائبریری کا لاک دیکھ کر سکول کے چپڑاسی سے پوچھا۔ بیٹا وہ تو مجھے صبح سے ہی نظر نہیں آ رہے۔ یہ لو فون اور کال کر کے پوچھ لو۔

السلام علیکم! ابو جی! آپ کہاں ہیں؟ میں نے بابا کو کال کر کے کہا۔ بیٹا میں حمزہ کو لے کر آ رہا ہوں۔ حمزہ کی ڈیتھ ہو گئی ہے...... کیا؟؟

موبائل میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ میں جہاں کھڑی تھی' وہیں بیٹھ گئی۔ میری سوچیں منتشر ہونے لگیں۔

☆......☆......☆......☆

میں ہائی سکول سے رکشہ سٹینڈ کی طرف آ رہی تھی۔ میرا ذہن سوچ کے دھاروں پر بہہ رہا تھا۔

''باجی میں نے ان شاء اللہ جہاد کرنا ہے اور پھر شہادت سے سرفراز ہونا ہے۔ پھر لوگ کہیں گے کہ حمزہ رشید نے اپنی جان اسلام پہ قربان کر دی۔''

حمزہ کے الفاظ میرے ذہن پر ہتھوڑے برسانے لگے۔ ''باجی کبھی میرے نام پر بھی روضۃ الاطفال میں کچھ بھیج دیا کرو۔ ہمیشہ اپنے نام پر ہی بھیجتی ہو۔''

سوچ نے کچھ دن پہلے کی طرف اڑان بھری۔ حمزہ کے الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے۔ میں شکستہ دل کے ساتھ رکشہ سٹینڈ پر پہنچی اور رکشے میں بیٹھ گئی۔ شاہراہ زیست پر چلتا حمزہ حیات کا سفر ادھورا چھوڑ کر موت کی راہ پر کیسے جا نکلا؟ حمزہ بائیک پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر جا رہا تھا کہ بائیک میں سے سانپ نے نکل کر اسے ڈس لیا۔''

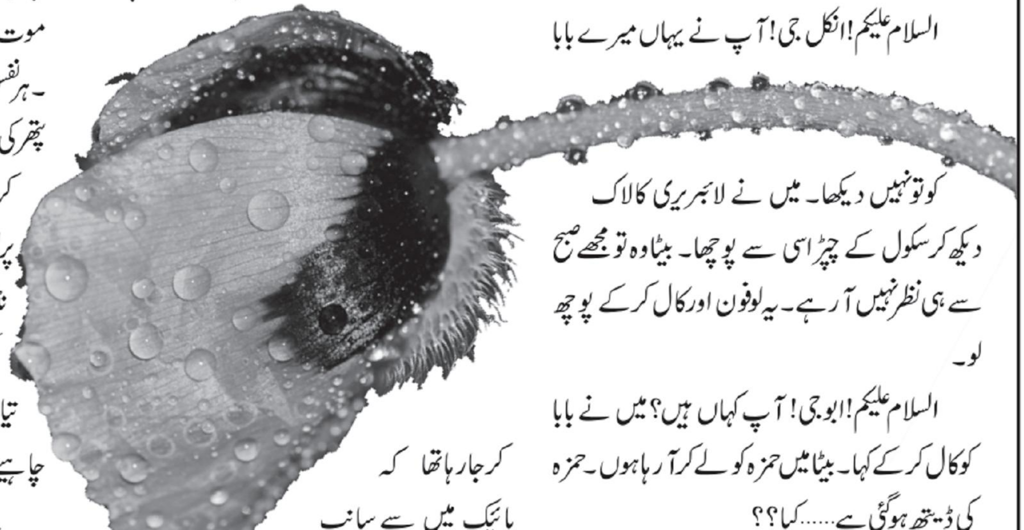

مجمعے میں سے کسی کی آواز آئی۔ غم کی بجلیاں میرے وجود میں حرکت کرتی گئیں۔ حمزہ کو فوراً کار میں ڈال کر ہسپتال لے گئے۔ وہاں سے اسے طبی امداد مہیا کی گئی اور ڈاکٹرز نے اسے دوسرے ہسپتال شفٹ کرنے کو کہا۔ کار پر حمزہ نے بابا کے ساتھ بہت ساری باتیں کیں۔ بابا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کچھ دیر بعد حمزہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے گا۔ جب ہسپتال کے پاس پہنچے تو حمزہ کہنے لگا: کہ چاچو جی! مجھے بہت کم نظر آ رہا ہے اور کچھ سیکنڈز کے بعد حمزہ سو گیا۔ ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ کسی کے کہے گئے یہ الفاظ میرے دماغ کی سطح پر چوکے لگانے لگے۔ اس روح فرسا حادثے نے میرے قلب و جگر کو چھید دیا۔ حمزہ کی باتیں سن کر میری آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔ درد کی لہریں میرے وجود میں سرایت کرتی چلی گئیں۔

پیارے بچو! حمزہ میرا بھائی بچپن سے ہی بہت اچھی طبیعت کا مالک تھا۔ اللہ شاہد ہے کہ اس کی معصوم باتوں سے کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا۔

پیارے بچو! اگر اس آٹھویں جماعت کے بچے کو موت آ سکتی ہے تو ہم کیا ساری عمر زندہ ہی رہیں گے۔ حمزہ کی موت سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ موت کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ جب حکم الٰہی آتی ہے تو نہ وہ بچپن دیکھتی ہے اور نہ جوانی۔ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پھر ہم کیوں پتھر کی مورتیاں بنے چند لمحات میں یہ سب کچھ فراموش کر دیتے ہیں۔ زندگی چند لمحوں بعد ہی اپنی روش پر لوٹ آتی ہے۔ حمزہ کے غم سے پورا گاؤں ہی نڈھال تھا۔ وہ سب کی آنکھ کا تارا تھا لیکن موت کچھ نہیں دیکھتی۔ اس لیے ہمیں بھی موت کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اس سفر کے لیے سامان کر لینا چاہیے۔

پیارے بچو! آج آپ سب سے گزارش ہے کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ ہمیں صبر و جمیل عطا کرے اور حمزہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

(شاکرہ طاہر۔ کھنہ شکر گڑھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ

اللہ کی راہ میں خرچ کیجئے۔ (القرآن)

اے آدم کے بیٹے! تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر اپنے خزانوں کے دروازے کھول دوں گا۔

(حدیث قدسی)

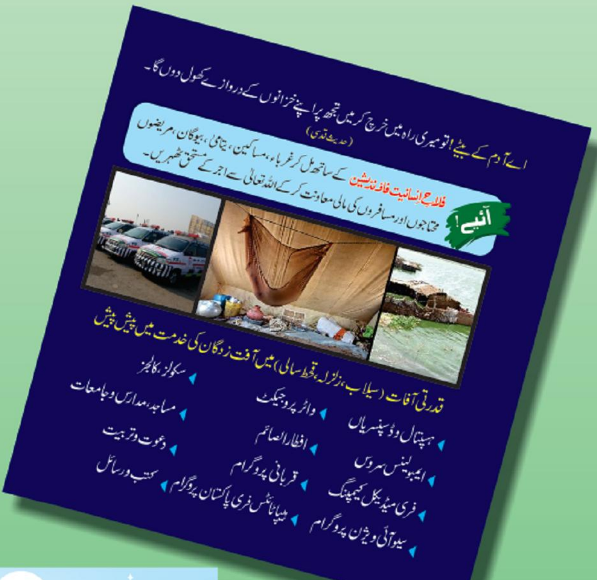

آیئے ہم سب بچے مل کر اس فنڈ مہم کو کامیاب بنائیں اور

نہ صرف خود حصہ لیں بلکہ دوسرے بچوں کو بھی ترغیب دیں